

2 ایس سی آر

سپریم کورٹ رپورٹس

711

4 مئی 1961

از عدالت الاعظمیٰ

ریاست پنجاب

بنام

سورج پرکاش کپور، وغیرہ۔

(جے ایل کپور، کے ساراؤ، ایم ہدایت اللہ، جے سی شاہ اور رگھو بردیال، جسٹسز)

متروکہ املاک - متولی کی جانب سے متروکہ افراد کو الاٹ کی گئی اراضی - اراضیوں کو مستحکم کرنے کے لئے حکومت کا نوٹیفکیشن - حکومت کی ہدایت پر کم قیمت اراضیوں کی جگہ کنسولیدیشن آفیسر کی جانب سے اسکیم کا مسودہ - اسکیم کا جواز - الاٹی کی طرف سے رٹ جاری کرنے کے لئے درخواست - برقرار رکھنا - مشرقی پنجاب ہولڈنگز (کنسولیدیشن اینڈ پریوزیشن آف فریمنٹیشن) ایکٹ، 1948 (مشرق پنجاب 50 آف 1948)، دفعہ 14 - بے گھر افراد (معاوضہ اور باز آباد کاری) ایکٹ، 1954 (44 آف 1954)، دفعات 12، 10 - متروکہ املاک کا انتظام (مرکزی) رولز، 1950، قاعدہ 4(6) - آئین ہند، آرٹیکل 226-

جواب دہندگان، جو ایک مشترکہ ہندو خاندان اور پاکستان سے نقل مکانی کرنے والے افراد تھے، کو متروکہ املاک کے متولی کی طرف سے کچھ زمینیں الاٹ کی گئیں - ایسٹ پنجاب ہولڈنگز (کنسولیدیشن اینڈ پریوزیشن آف فریمنٹیشن) ایکٹ، 1948 کی دفعہ 14 کے تحت ریاستی حکومت کی جانب سے جاری کردہ نوٹیفکیشن کی تعمیل میں کنسولیدیشن آفیسر نے ہولڈنگز کے استحکام کے لئے ایک مسودہ اسکیم تیار کی اور شائع کی - ریاستی حکومت کی ہدایات کے تحت اور ایکٹ کے برعکس اس اسکیم نے جواب دہندگان کو پہلے سے الاٹ کی گئی اراضیوں کے لئے کم قیمت کی اراضیوں کی جگہ لے لی - مدعا علیہان کی جانب سے دائر اعتراضات کو کنسولیدیشن آفیسر نے مسترد کر دیا تھا اور اس اسکیم کی تصدیق سٹیٹمنٹ کمشنر نے کی تھی - تصدیق سے پہلے مرکزی

حکومت نے بے گھر افراد (معاوضہ اور باز آباد کاری) ایکٹ، 1954 کی دفعہ 12 کے تحت ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے تمام متروکہ املاک حاصل کیں اور مذکورہ تصدیق کے بعد مذکورہ اراضیوں کے مالکانہ حقوق دینے کے لئے ایک سند جاری کی۔ جواب دہندگان پر مدعا علیہان نے سند کے اجراء سے پہلے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ہائی کورٹ کا رخ کیا تھا لیکن اس کے بعد ہائی کورٹ نے مذکورہ اسکیم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے اس معاملے کو نمٹا دیا اور کنسولیدیشن آفیسر کو قانون کے مطابق معاملے کو نمٹانے کی ہدایت دی۔

انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت کی جانب سے بے گھر افراد (معاوضہ اور باز آباد کاری) ایکٹ، 1954 کی دفعہ 12 کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن سے مدعا علیہان کو اصل میں متولی کے ذریعہ الاٹ کی گئی اراضیوں پر حاصل حقوق ختم نہیں ہوتے ہیں اور انہیں آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ہائی کورٹ جانے کا حق حاصل ہے۔ مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 10 اور 12 کے ساتھ ساتھ ایڈمنسٹریشن آف متروکہ املاک ایکٹ 1950 کے تحت بنائے گئے قواعد کے قاعدہ 14 (6) میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ مدعا علیہان مذکورہ اراضیوں میں نیم مستقل مدت کے حامل ہیں اور اس طرح ان کا اس میں قیمتی حق ہے۔ یہ حق اس وقت تک جاری رہا جب تک ان کا قبضہ رہا اور زمینیں مرکزی حکومت کے پاس رہیں اور سند کی منظوری کے ساتھ اراضیوں پر ان کا محدود حق جائیداد کا مکمل حق بن گیا۔

امر سنگھ بنام کسٹوڈین، متروکہ املاک، پنجاب (1957) ایس سی آر 801، کا حوالہ دیا گیا۔

ایسٹ پنجاب ہولڈنگز (کنسولیدیشن اینڈ پریوزیشن آف فریگمنٹیشن) ایکٹ، 1948 کے تحت کنسولیدیشن آفیسر کو یہ اختیار نہیں دیا گیا تھا کہ وہ کسی الاٹی کو مساوی قیمت کی دیگر زمینیں دیے بغیر یا معاوضہ ادا کیے بغیر اس کی زمینیں چھین لے اور نہ ہی اس ایکٹ نے ریاستی حکومت کو کسی بھی طرح سے ایسا کرنے کا اختیار دیا یا کنسولیدیشن آفسر کو ہدایت دی کہ وہ اس کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کیسے کرے۔

چونکہ اس معاملے میں مدعا علیہان کی اراضیوں کی جگہ کم قیمت والی اراضیوں نے لے لی تھی اور انہیں کوئی معاوضہ نہیں دیا گیا تھا، اس لیے ہائی کورٹ نے اس اسکیم کی تصدیق کرنے والے حکم کو رد کر دیا تھا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 349 آف 1959۔

پنجاب ہائی کورٹ کے یکم فروری 1957 کے فیصلے اور حکم کے خلاف 1955 کی سول رٹ درخواست نمبر 385 میں اپیل کی گئی۔

درخواست گزاروں کی طرف سے بی کے کھنہ اور ڈی گپتا۔

مدعا علیہ پیش نہیں ہوا۔

4 مئی 1961ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس سباراؤ: سرٹیفکیٹ کے ذریعے یہ اپیل پنجاب ہائی کورٹ کے 9 نومبر 1956 کے اس حکم کے خلاف ہے جس میں کنسولیدیشن آفیسر کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے انہیں قانون کے مطابق معاملے کو آگے بڑھانے کی ہدایت کی گئی تھی۔

جواب دہندگان ایک مشترکہ ہندو خاندان کے ارکان ہیں اور پاکستان سے نقل مکانی کرنے والے ہیں۔ 3 مارچ 1950ء کو پاکستان میں اس خاندان کی چھوٹی گئی اراضیوں کے بدلے متروکہ املاک کے متولی نے مذکورہ خاندان کو ضلع کرنال کی تحصیل تھانیسر کے علاقے پاٹی کنکرا، شاہ آباد اسٹیٹ میں 11 معیاری ایکڑ اور گریڈ 'اے' کی 9 یونٹ زمین الاٹ کی۔ مذکورہ یونٹس کی مالیت 123 اسٹیٹڈ ریڈ ہیڈ ز اور 18 اسٹیٹڈ ریڈ مرلہ اے گریڈ اراضی کے برابر تھی۔ فیملی نے مذکورہ زمین پر قبضہ کر لیا، اور الزام ہے کہ اس میں بہتر لائی گئی۔ 28 جولائی 1954 کو ریاستی حکومت نے ایسٹ پنجاب ہولڈنگز (کنسولیدیشن اینڈ پریوینشن آف فریمنٹیشن) ایکٹ، 1948 (جسے بعد میں ایکٹ کہا جاتا ہے) کی دفعہ 14 کے تحت ایک نوٹیفکیشن جاری کیا، جس میں ہولڈنگز کے استحکام کے لئے ایک اسکیم بنانے کے اپنے ارادے کا اعلان کیا گیا۔ 30 اپریل 1955ء کو کنسولیدیشن آفیسر کی جانب سے ایک مسودہ اسکیم تجویز کی گئی جس میں دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ جواب دہندگان کے خاندان کو 84 اسٹیٹڈ ریڈ ہیڈ ز دیئے جائیں گے جن میں 50 معیاری کنال اور 7 معیاری مرلہ 'اے' گریڈ کی زمین اور 34 معیاری کنال اور 'بی' گریڈ کی ایک معیاری ماریا شامل

ہوگی۔ جو اب دہندگان کے اہل خانہ کو نیم مستقل مدت کے لئے پہلے سے الاٹ کی گئی اراضیوں کی جگہ لینے کی تجویز پیش کی گئی اراضیوں کی قیمت پہلے سے الاٹ کی گئی زمین سے کم ہے۔ مذکورہ استحکام ایکٹ کی دفعات کی سختی سے تعمیل میں نہیں کیا گیا تھا، بلکہ ریاستی حکومت کے ذریعہ کنسولیدیشن آفیسر کو دی گئی انتظامی ہدایات کے مطابق کیا گیا تھا۔ واضح طور پر کہا گیا ہے کہ مذکورہ ہدایات کے تحت کنسولیدیشن آفیسر کو ہدایت دی گئی تھی کہ وہ انضمام کے مقصد کے لئے نقل مکانی کرنے والے کے پاس موجود ایکڑ زمین کی تعداد کو مد نظر رکھیں نہ کہ اسے الاٹ کی گئی زمین کی جگہ پر اصل قیمت کو مد نظر رکھیں۔ مدعا علیہان کی جانب سے دائر اعتراضات کو کنسولیدیشن آفیسر نے مسترد کر دیا۔ 6 اگست 1958 کے ایک حکم کے ذریعہ سیٹلمنٹ کمشنر نے کنسولیدیشن آفیسر کے ذریعہ پیش کردہ اسکیم کی تصدیق کی۔ دریں اثنا، بے گھر افراد (معاوضہ اور باز آباد کاری) ایکٹ (1954) کا (44) قانون بن گیا۔ یہ 9 اکتوبر، 1954 کو نافذ العمل ہوا، یعنی اسٹیٹ کو ہولڈنگز کو مستحکم کرنے کے لئے نوٹیفائی کیا گیا تھا۔ 24 مارچ 1955 کو مرکزی حکومت نے بے گھر افراد ایکٹ (1954) کے (44) کی دفعہ 12 کے تحت ایک نوٹیفکیشن جاری کیا جس میں ان تمام متروکہ املاک کو حاصل کیا گیا جن پر اس ایکٹ کا اطلاق ہوتا ہے۔ یہ نوٹیفکیشن سیٹلمنٹ کمشنر کی جانب سے انضمام کی اسکیم کی تصدیق سے قبل جاری کیا گیا تھا۔ 23 فروری 1956 کو مرکزی حکومت نے 1950 میں الاٹ کی گئی اراضیوں کے سلسلے میں جو اب دہندگان کو مالکانہ حقوق دینے کے لئے ایک سند جاری کیا۔ یہ سند سیٹلمنٹ کمشنر کے حکم کے بعد جاری کیا گیا تھا جس میں انضمام کی اسکیم کی تصدیق کی گئی تھی۔ 9 نومبر 1955ء کو، یعنی مذکورہ سند جاری ہونے سے پہلے، مدعا علیہان نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت پنجاب ہائی کورٹ میں ایک درخواست دائر کی جس میں انضمام کی مذکورہ اسکیم کو منسوخ کرنے کے لئے مناسب رٹ جاری کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔ ہائی کورٹ نے یکم فروری 1957 کو اپنے آخری حکم کے ذریعہ مذکورہ اعتراض کو منظور کیا اور کنسولیدیشن آفیسر کو ہدایت جاری کی کہ وہ قانون کے مطابق اس معاملے کو آگے بڑھائیں۔

ریاست کے ماہر وکیل مسٹر کھنہ نے ہمارے سامنے مندرجہ ذیل دونکات اٹھائے: (1) مدعا علیہان کو آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت درخواست کو برقرار رکھنے کا کوئی قانونی حق نہیں تھا۔ اور (2) ریاستی حکومت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات درست طور پر جاری کی گئی تھیں اور اس لئے کنسولیدیشن آفیسر کو ان ہدایات کی بنیاد پر اسکیم تیار کرنے کا اختیار حاصل تھا۔

(1) کسی حق کا وجود اور اس کی خلاف ورزی آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت عدالت کے دائرہ اختیار کے استعمال کی بنیاد ہے۔ آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت نافذ کیا جانے والا حق عام طور پر درخواست دہندہ کا ذاتی یا انفرادی حق ہوگا۔ پہلے اس بات پر غور کیا جاسکتا ہے کہ آیا مدعا علیہان کو اس تاریخ پر ایسا حق حاصل تھا جب انہوں نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت درخواست دائر کی تھی۔ انہوں نے 9 نومبر 1955 کو عرضی دائر کی، یعنی مرکزی حکومت کی جانب سے تمام متروکہ املاک کے حصول کا نوٹیفیکیشن جاری کرنے کے بعد اور اس سے پہلے کہ اس نے مدعا علیہان کو الاٹ کی گئی اراضیوں کے بارے میں مالکانہ حقوق دینے کا حکم جاری کیا۔ متروکہ وقف قانون کے تحت کسی بے گھر شخص کو الاٹ کی گئی جائیدادوں میں دلچسپی کی نوعیت کا فیصلہ اس عدالت نے امر سنگھ بمقابلہ متولی، متروکہ املاک، پنجاب ((1957) ایس سی آر 801، 836) میں کیا ہے۔ وہاں جسٹس جگن ناتھ داس نے اس موضوع پر قانون کے تفصیلی جائزے کے بعد عدالت کی طرف سے بات کرتے ہوئے اس نتیجے پر پہنچے کہ نیم مستقل الاٹی کا مفاد آئین کے آرٹیکل 19(1) (ایف) اور آرٹیکل 31 (2) کے معنی کے اندر جائیداد نہیں ہے۔ لیکن فاضل جج نے یہ واضح کیا کہ مذکورہ نتیجے کے باوجود مذکورہ مفاد میں ایک الاٹی کا قیمتی حق ہے۔ فاضل جج نے قانونی حیثیت کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا:

بچ نے کہا، یہ کہتے ہوئے کہ نیم مستقل الاٹمنٹ آئین کے تحت جائیداد کا بنیادی حق نہیں رکھتی، ہمیں الاٹی کے حقوق کے دائرہ کار سے انکار یا کمزور کرنے کے طور پر نہیں سمجھا جانا چاہیے۔ قانونی قوانین میں تسلیم شدہ یہ حقوق اہم ہیں اور بے گھر زمین داروں کی تسلی بخش باز آباد کاری اور آباد کاری کی لازمی بنیاد تشکیل دیتے ہیں۔ جب تک یہ زمین دار اراضیوں پر سند حاصل نہیں کرتے، یہ حقوق انتظامی قواعد و ضوابط کے مطابق تشکیل شدہ حکام اور مناسب کارروائیوں کے ذریعے عدالتوں کے پر جوش تحفظ کے حقدار ہیں جہاں دائرہ اختیار پر قبضہ کیا جاتا ہے یا قانونی اختیارات کا غلط استعمال کیا جاتا ہے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ فاضل جج نے اس نتیجے پر پہنچنے کے دوران اس موضوع پر تمام متعلقہ قوانین کانوٹس لیا، جن میں بے گھر افراد (معاوضہ اور باز آباد کاری) ایکٹ، 1954 (1954 کا 44) اور خاص طور پر اس کی دفعہ 12 شامل ہے۔ اس عدالت کے مشاہدات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس طرح کے نوٹیفیکیشن کے باوجود کسی بھی متروکہ کو الاٹ کی گئی جائیداد میں قیمتی حق حاصل ہے، اور یہ کہ مذکورہ حق تشکیل شدہ حکام اور عدالتوں کے تحفظ کا حقدار ہے۔ 1954ء کے ایکٹ 44 کی متعلقہ دفعات کا جائزہ لینے سے مذکورہ

مشاہدات کی صداقت کا پتہ چلتا ہے۔

دفعہ 10. جہاں کوئی غیر منقولہ جائیداد کسی بے گھر شخص کو شائع شدہ شرائط کے تحت متولی کی طرف سے لیز پر دی گئی ہو یا الاٹ کی گئی ہو۔

(الف) حکومت پنجاب کی جانب سے محکمہ بحالی نمبر 4891-ایس یا 4892-ایس میں 8 جولائی 1949 کو جاری ہونے والے نوٹیفکیشن کے ذریعے؛ یا

(ب) حکومت پٹیالہ اور مشرقی پنجاب اسٹیٹس یونین کی جانب سے محکمہ بحالی نمبر 8 آر یا 9 آر میں 23 جولائی 1949 کو جاری کردہ نوٹیفکیشن کے ذریعے اور 7 اگست 1949 کو اس ریاست کے سرکاری گزٹ میں شائع کیا گیا۔

اور ایسی جائیداد اس ایکٹ کی دفعات کے تحت حاصل کی جاتی ہے اور معاوضے کے پول کا حصہ بنتی ہے، بے گھر شخص، جب تک جائیداد مرکزی حکومت کے پاس رہتی ہے، اسی شرط پر ایسی جائیداد کا قبضہ برقرار رکھے گا جس پر اس نے حصول کی تاریخ سے فوراً پہلے جائیداد رکھی تھی، اور مرکزی حکومت، ایسے بے گھر شخص کو معاوضے کی ادائیگی کے مقصد سے، ایسی جائیداد کو ایسی شرائط و ضوابط پر منتقل کر سکتی ہے جو مقرر کی جائیں۔

دفعہ 12. (1) اگر مرکزی حکومت کی رائے ہے کہ کسی عوامی مقصد کے لئے کسی متروکہ املاک کا حصول ضروری ہے، جس کا مقصد بے گھر افراد کی راحت اور باز آباد کاری سے جڑا ہوا ہے، جس میں ایسے افراد کو معاوضہ کی ادائیگی بھی شامل ہے۔ مرکزی حکومت کسی بھی وقت سرکاری گزٹ میں ایک نوٹیفکیشن شائع کر کے ایسی متروکہ املاک حاصل کر سکتی ہے کہ مرکزی حکومت نے اس دفعہ کی پیروی کرتے ہوئے ایسی متروکہ املاک حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ایڈمنسٹریشن آف متروکہ وقف املاک ایکٹ 1950 کے تحت بنائے گئے قواعد کے قاعدہ 14 (6) کا حوالہ بھی اس تناظر میں مفید ثابت ہوگا۔ اس قاعدے کے تحت، متولی کو 22 جولائی 1952 کے بعد کوئی حکم دینے کا کوئی اختیار نہیں ہے، جس میں الاٹمنٹ کو منسوخ یا تبدیل کرنا شامل ہے، بشرطیکہ کچھ استثنیات جن سے ہم یہاں متعلق نہیں ہیں۔ ان دفعات کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایڈمنسٹریشن آف متروکہ املاک ایکٹ کے تحت مدعا علیہان 1950 میں الاٹ کی گئی زمین کے حوالے سے نیم مستقل الاٹ بن گئے۔ 22 جولائی 1952 کے بعد، متولی کے پاس مذکورہ الاٹمنٹ کو منسوخ کرنے یا ترمیم کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا۔ ایکٹ کی دفعہ 12 کے تحت حکومت کی جانب سے جاری نوٹیفکیشن کے بعد، جب تک جائیداد مرکزی حکومت کے پاس رہی، مدعا

علیہاں اسی شرط پر جائیداد کے مالک رہے، جس پر انہوں نے حصول کی تاریخ سے فوراً پہلے یعنی نیم مستقل مدت کے تحت جائیداد رکھی تھی۔ مذکورہ نوٹیفکیشن کے معاملے پر مدعا علیہاں کی مذکورہ زمین میں کوئی دلچسپی نہ ہونے کی دلیل بے بنیاد ہے۔ لہذا یہ واضح ہے کہ جس تاریخ کو مدعا علیہاں نے ہائی کورٹ میں عرضی دائر کی تھی اس دن انہیں الاٹ کی گئی جائیدادوں میں ان کا بہت قیمتی حق تھا جو انہیں آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ہائی کورٹ سے راحت دینے کا مطالبہ کرنے کا حق دار تھا۔

اس کے علاوہ 23 فروری 1956 کو مرکزی حکومت نے مدعا علیہاں کو مذکورہ جائیدادوں کے سلسلے میں مکمل حق دینے کے لئے ایک سند جاری کی۔ حالانکہ یہ سند عرضی دائر کرنے کے بعد جاری کی گئی تھی، لیکن یہ ہائی کورٹ کی طرف سے درخواست نمٹانے سے پہلے کی بات ہے۔ جس وقت ہائی کورٹ نے عرضی نمٹادی، اس وقت مدعا علیہاں کا محدود حق مکمل طور پر جائیداد کے حق میں بدل چکا تھا۔ اس معاملے کے حالات میں، ہائی کورٹ نے اس حقیقت کا نوٹس لینے میں پوری طرح سے جواز پیش کیا۔ اس معاملے کو کسی بھی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو یہ واضح ہے کہ مدعا علیہاں کو آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت اپنی درخواست کو برقرار رکھنے کے لئے جائیداد میں کافی دلچسپی ہے۔

(2) دوسرے نکتے پر کھڑے ہونے کے لئے بالکل بھی ٹانگیں نہیں ہیں۔ ایسٹ پنجاب ہولڈنگز (کنسولیدیشن اینڈ پریوزیشن آف فریمینٹیشن) ایکٹ، 1948، ایکٹ کے ساتھ منسلک طویل عنوان کے الفاظ میں، زرعی ہولڈنگز کو لازمی طور پر مستحکم کرنے اور ریاست پنجاب میں زرعی ہولڈنگز کی تقسیم کی روک تھام کے لئے نافذ کیا گیا تھا۔ مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 15 کے تحت کنسولیدیشن آفیسر کی جانب سے تیار کردہ اسکیم کسی بھی مالک کو معاوضے کی ادائیگی کا اہتمام کرے گی جسے اس کی اصل ہولڈنگ سے کم مارکیٹ ویلیو کی ہولڈنگ الاٹ کی گئی ہو اور کسی بھی مالک سے معاوضے کی وصولی کی جائے جسے اس کی اصل ہولڈنگ سے زیادہ مارکیٹ ویلیو کی ہولڈنگ الاٹ کی گئی ہو۔ ایکٹ میں ایسی کوئی شق نہیں ہے جو کنسولیدیشن آفیسر کو یہ اختیار دیتی ہو کہ وہ کسی شخص کو مساوی قیمت کی جائیداد الاٹ کیے بغیر اس کی جائیداد کے کسی بھی حصے سے محروم کر دے یا اسے معاوضہ ادا کرے اگر اسے اس کی اصل ہولڈنگ سے کم مارکیٹ ویلیو کی ہولڈنگ الاٹ کی گئی ہو۔ موجودہ کیس میں اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ مدعا علیہاں کو 123 کنال اور 18 مرلہ "اے" گریڈ کی زمین نیم مستقل بنیادوں پر الاٹ کی گئی تھی اور بعد میں مرکزی حکومت نے اس کی تصدیق کی تھی، لیکن انضمام کی کارروائی میں

انہیں صرف 50 کنال اور 7 مرلہ اے، گریڈ کی زمین اور 34 کنال اور ایک ماریا ابی، گریڈ کی زمین دی گئی تھی۔ انضمام کی کارروائی کے تحت دیا گیا علاقہ یقینی طور پر متولی کی طرف سے جو اب دہندگان کو الاٹ کردہ ہولڈنگ سے کم قیمت کا ہے، اور کنسولیدیشن آفیسر نے اس کمی کے لئے کوئی معاوضہ ادا نہیں کیا ہے۔ اس غیر منصفانہ صورتحال میں جس میں جو اب دہندگان کو رکھا گیا ہے، ریاستی حکومت کی طرف سے کنسولیدیشن آفسر کو دی گئی ہدایات کی بنیاد پر ریاست کے ماہر وکیل کی حمایت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ایکٹ میں ایسی کوئی شق نہیں ہے جو ریاستی حکومت کو کنسولیدیشن آفیسر کو ایسی کوئی ہدایت دینے کا اختیار دیتی ہو۔ اور نہ ہی اس ایکٹ کی کوئی شق ریاستی حکومت کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ زمین کے مالکان کو اس کے کسی حصے سے محروم کرنے کے لئے قواعد وضع کرے یا نوٹیفیکیشن جاری کرے یا کنسولیدیشن آفسر کو ہدایت دے کہ وہ اپنی قانونی ذمہ داریوں کو کس طرح انجام دے۔ ایسا کوئی بھی قاعدہ ایکٹ کی دفعات کے منافی ہوگا۔ اس کے علاوہ ریاستی حکومت کو اس طرح کی ہدایات جاری کرنے کا اختیار دینے والا کوئی قانونی قاعدہ ہمارے سامنے پیش نہیں کیا گیا ہے۔ یہاں اور ہائی کورٹ دونوں میں، ریاست کی طرف سے پیش ہونے والے ماہر وکیل کسی بھی قانونی بنیاد پر اس طرح کی ہدایات کے جواز کو برقرار رکھنے میں کامیاب نہیں ہوئے ہیں۔ مذکورہ ہدایات کی بنیاد پر اسکیم کی تصدیق کرنے والے مناسب افسران کا حکم واضح طور پر غیر قانونی تھا اور اس لئے ہائی کورٹ نے اسے درست طور پر خارج کر دیا تھا۔

نتیجے میں، اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہے۔

اپیل خارج کر دی گئی۔